



سوال

(167) سائل نے اپنی زمین ٹھیکے پر دے رکھی تھی ربح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

درج ذیل صورت میں اسلام کیا ہدایت دیتا ہے وضاحت فرمائیں؟ سائل نے اپنی زمین ٹھیکے پر دے رکھی تھی اور اس کی میعاد سن 1973 میں ختم ہونا تھی لیکن چند وجوہات کی بنا پر سائل نے زمین فروخت کرنا چاہی تو ایک آدمی نے اڑھائی ہزار روپیہ ایگز زمین خریدنے کی پیش کش کی اور سائل نے اس سے بیع نامہ لے کر زمین کی جسٹری کی تاریخ طے کر لی۔ لیکن ایک آدمی جو کہ بڑی معیشت کا مالک تھا اس نے زمین خریدنے والے کو دباؤ کے ذریعے سودے سے منحرف کر دیا اور بندہ کیمجوری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے وہی زمین دو ہزار روپے کلمہ میں خرید لی اور پھر چار سال قبل از میعاد زبردستی میں کا قبضہ لے لیا اور سائل کی زمین کی رقم سے ایک ہزار روپیہ غبن کر لیا۔ اس تحریر کی روشنی میں اسلام کی رو سے فتویٰ عائد کریں کہ آیا یہ بیع جائز ہے یا نہیں اور اگر جائز تھی تو کیونکر؟ (المستفتی خدائش لائل پوری)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سوال میں جس دوسرے مشتری کا زمکر ہے ان کا طریقہ عمل شریعت کے خلاف ہے۔ کیونکہ مالک زمین کا اپنی زمین کو ایک آدمی کے نام روخت کرنے کے بعد دوسرے آدمی کی یہ دخل اندازی قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور دوسرے آدمی کا قبضہ مالک کی اجازت کے بغیر ناجائز ہے۔ مالک کی اجازت کے بغیر اس کے مال پر بغیر رضامندی کے قبضہ کرنا قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے اور ظلم ہے اس شخص کو چاہیے کہ اس زمین کو واپس کر دیں یا مالک کو اور پہلے خریدار کو راضی کریں۔ (الراقم البوالبرکات احمد جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ 4 ربیع الاول سن 1393ھ) (العبد حافظ محمد گوند لوی 1393 ربیع الاول)

حدیث ہذا البیع لا یجوز لقتول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا بیع بعضکم علی بعض و فی روایہ علی بیع ایھا لاذکان بکر شریک لزید و اراد ان یشفع فہ ذلک (واللہ اعلم علی مشرف العمری)

یعنی یہ بیع جائز نہیں ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ تم میں سے کوئی کسی کے اور ایک روایت میں اپنے بھائی کے سودے پر سودانہ کرے۔ (علی مشرف العمری) (انبار الاعتصام جلد 2 شمارہ 38)

فتاویٰ علمائے حدیث



محدث فتویٰ